# اسرائیلی حوصلے

ماخوذ از ''دنیا بازیچۂ یہود'' تصنیف آیۃ اللہ سید محمد حسینی شیرازی

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ۔
صاحبان ایمان سے سب زیادہ دشمنی رکھنے والے یہودی ہیں۔ (سورۂ مائدہ: ۸۲)

## توریت اور عہد عتیق

توریت یعنی تعلیم وبشارت، یہ ایک آسمانی کتاب ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی لیکن یہودیوں نے اس کتاب میں تحریف کردی اور مختلف اور بے شمار خرافات کو اس کا جزء بنا دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج یہ ایک مضحکہ خیز تعلیمات پر مشتمل عجیب کتاب کی صورت میں موجود ہے۔

توریت کے جمع کرنے والے گمنام اور مجہول اشخاص ہیں جن کے بارے میں قرآن فرماتا ہے:

''وائے ہو ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھ کر یہ کہتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے تاکہ اسے تھوڑے دام میں بیچ دیں۔ ان کے لئے اس تحریر پر بھی عذاب ہے اور اس کی کمائی پر بھی۔'' (سورۂ بقرہ: ۷۹)

یہ آیت مکمل طور پر انھیں افراد پر منطبق ہوتی ہے۔

## (الف) خدا یہودیوں کی نگاہ میں

خداوند عالم یہودیوں کی مقدس کتاب میں ایک عجیب وغریب شمائل اور خصائل رکھنے والی ہستی ہے۔ گویا بالکل انسان جیسا ہے۔[۱] لباس پہنتا ہے۔[۲] اس کے دو پیر ہیں۔[۳] انسانوں کی طرح چلتا پھرتا ہے۔[۴] آسمان سے زمین پر اترتا ہے۔ جہاں دل چاہتا ہے چلا جاتا ہے کسی بھی جگہ اپنا ٹھکانہ بنا کر رہنا شروع کر دیتا ہے۔[۵] اس قدر جاہل ہے کہ بغیر علامت کے مومنین اور کفار کے مکانوں میں تمیز نہیں کرسکتا۔[۶] بہت سی چیزوں سے بے خبر ہے۔[۷] اپنے کئے ہوئے پیمانوں کو توڑ دیتا ہے۔[۸] اپنے انجام دیئے ہوئے افعال پر پشیمان ہوتا ہے۔[۹] کبھی افسوس کرتا ہے اور اپنے افعال پر غمگین ہوتا ہے۔[۱۰] انسان کے ساتھ کشتی لڑتا ہے۔[۱۱] اور تین عدد ہوتے ہوئے بھی ایک ہے یعنی تین بھی ہے اور یکتا بھی ہے۔[۱۲] سانپ اس سے زیادہ سچا ہے۔[۱۳] آسمان سے زمین پر اترتا ہے، عوام کے کلام میں افتراق پیدا کر دیتا ہے کیونکہ ان کے یک زبان ہونے سے خوف وہراس میں رہتا ہے۔[۱۴] ایک بات کہہ کر اس سے پھر جاتا ہے۔[۱۵]

## (ب) یہودیوں کی نگاہ میں پیغمبر

کتاب مقدس میں پیغمبروں کی حیثیت بھی خدا سے کم نہیں ہے انھیں میں سے بعض:

۱۔ نامحرم عورتوں کے ساتھ زنا کرتے ہیں جیسا

کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی جانب نسبت دی گئی ہے۔[۱۶] معاذاللہ

۲۔ اپنی بیٹیوں کے ساتھ زنا کرتے ہیں اوراس کی نسبت حضرت لوط علیہ السلام کی طرف دی گئی ہے۔[۱۷] معاذاللہ

۳۔ عوام کو دھوکا دیتے ہیں اور ان کو قتل کر کے ان کی بیویوں کو داشتہ بنا لیتے ہیں (معاذ اللہ) اس عمل کو بھی حضرت داؤد علیہ السلام سے منسوب کرتے ہیں۔[۱۸]

۴۔ خداوندعالم کے ساتھ کشتی لڑتے ہیں جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف منسوب ہے۔[۱۹]

۵۔ خداوندعالم کے نہی کرنے کے باوجود اس کے منع کئے ہوئے فعل کو انجام دیتے ہیں جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف نسبت دیتے ہیں۔[۲۰] معاذاللہ

۶۔ ان کے قلوب بتوں کی طرف مائل ہوجاتے ہیں جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف نسبت دی گئی ہے۔[۲۱] معاذاللہ

۷۔ بتوں کی پرستش کے لئے بت خانہ تعمیر کرتے ہیں جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف نسبت دیتے ہیں۔[۲۲] العیاذ باللہ

۸۔ خدا ان کو مارنے پر آمادہ ہوجاتا ہے اس کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانب دی گئی ہے۔[۲۳]

۹۔ ظالم ہیں اور بچوں، مصیبت زدہ افراد اور گائے اور بھیڑوں کو مار ڈالنے کا حکم دیتے ہیں۔[۲۴]

۱۰۔ خداوندعالم کے ساتھ سختی سے پیش آتے ہیں۔ اس بات کی نسبت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف دی گئی ہے۔[۲۵]

۱۱۔ سالہا سال سر و پا برہنہ عریاں حالت میں عمومی جگہوں پر آمد ورفت کرتے ہیں جیسا کہ پیغمبروں کے پیروکاروں کی طرف نسبت دی گئی ہے۔[۲۶]

۱۲۔ گردن بند اور مالاؤں سے اپنی زینت کرتے ہیں اس کی نسبت بھی ''ارمیای'' پیغمبر کی جانب دیتے ہیں۔[۲۷]

۱۳۔ خدا اپنے پیغمبروں کو انسانی نجاست سے آلودہ روٹی کھانے کا حکم دیتا ہے۔

۱۴۔ خداوندعالم نے ان کو حکم دیا ہے کہ اپنی داڑھی اور مونچھوں کو منڈواؤ یہ دونوں باتیں جناب حزقیل سے منسوب کی گئی ہیں۔[۲۸]

۱۵۔ خداوندعالم نے ان کو حکم دیا ہے کہ ناجائز اولاد سے رشتہ ازدواج قائم کریں، یہودیوں کے بقول حضرت یوشع علیہ السلام نے یہ فعل انجام دیا ہے۔[۲۹]

۱۶۔ لوگوں کو بتوں کی پرستش کی ترغیب دلاتے ہیں اور خود بت بناتے ہیں، اس واقعہ کو جناب ہارون علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔[۳۰]

۱۷۔ زنا زادے ہیں یہودیوں کے بقول (معاذ اللہ) حضرت یفتاح پیغمبر زنا کے ذریعہ متولد ہوئے تھے۔[۳۱]

۱۸۔ شراب پی کر مست ہوجاتے ہیں۔ اس کی نسبت حضرت نوح علیہ السلام کی جانب دیتے ہیں۔[۳۲]

۱۹۔ یہودیوں کے عقیدہ کے مطابق پیغمبر جھوٹ بھی بولتا ہے جیسا کہ انھوں نے حضرت نوح علیہ السلام پر الزام لگایا ہے۔[۳۳]

۲۰۔ یہودیوں نے یعقوب علیہ السلام کے بارے میں عقیدہ قائم کر رکھا ہے کہ آپ نے نبوت کا عہدہ زبردستی خداوند عالم سے حاصل کیا تھا۔[۳۴]

## توریت کی بعض عبارتیں

۱۔ میں نے کہا کہ تم خدا ہو اور تم سب حضرت اعلیٰ کے فرزند ہو، لیکن آدمیوں کی طرح تمہیں بھی موت کا سامنا کرنا ہوگا۔(۱)

۲۔ اسرائیل کے علاوہ دوسری کوئی قوم خدا کی جماعت سے ملحق نہیں ہوسکتی، اور نہ ان میں سے کوئی خداوند عالم کے معاشرے میں داخل ہوسکتا ہے۔(۲)

۳۔ شراب بالکل نہ پیو۔ اس کو کسی غریب مسافر کو جو تمہارے دروازے کے اندر ہو دے دو یا کسی اجنبی کے ہاتھ بیچ ڈالو اس لئے کہ تم اپنے خدا ''یہوہ'' کے نزدیک مقدس ہو۔(۱)

۴۔ اپنی بیٹیوں کو ان کو نہ دو اور نہ ان کی بیٹیوں کو اپنے بیٹوں اور اپنے لئے لو۔(۲)

۵۔ ہم نے تمہارے حدود اور سرحدیں بحر فلسطین اور صحرا سے نہر فرات تک قرار دی ہیں اس لئے اس سرزمین کے باشندوں کو ہم تمہارے سپرد کردیں گے، تم اس سرزمین کے باشندوں کو ان کی سرزمین سے شہر بدر کردو گے، ان لوگوں اور ان کے خداؤں کے ساتھ عہد نہ کرو۔(۳)

۶۔ کنعانیوں کی سرزمین میں نہر فرات تک داخل

(۱) سفر تثنیہ، باب ۱۰، آیہ ۱۵ (۲۳) سفر تثنیہ، باب ۲۳، آیات ۱ تا ۳

ہوجاؤ۔ ہم نے اس سرزمین کو تمہارے سامنے پیش کردیا ہے پس اس میں داخل ہوکر اس زمین پر جس کو خداوند نے تمہارے آباء واجداد ابراہیمؑ و یعقوبؑ و اسحاقؑ کو اور ان کی ذریت کو دینے کی قسم کھائی ہے، تصرف کرو۔(۴)

۷۔ امتوں کو تمہاری میراث بنادوں گا اور زمین کے اطراف واکناف کو تمہاری جاگیر قرار دوں گا، ان کو اپنے آہنی عصا سے مار ڈالو گے، کوزہ گر کی طرح ان کو ٹکڑے ٹکڑے کردو گے۔(۵)

۸۔ گوشت کھاؤ اور خون پیو! تم صاران کا گوشت کھاؤ گے اور دنیا کے رئیسوں اور امیروں کا خون پیو گے۔(۶)

۹۔ ان لوگوں کو ذبح کرڈالنے کے لئے بھیڑ بکریوں کی طرح باہر کھینچ لو اور ان کو روز قتل کے لئے آمادہ کرلو۔(۷)

۱۰۔ خداوند عالم یعقوبؑ پر رحم فرماتے ہوئے اسرائیل کو دوبارہ منتخب کرے گا اور ان کو ان کی زمینوں میں مطمئن بنادے گا، غرباء ان سے ملحق ہوکر خاندان یعقوبؑ سے متصل ہوجائیں گے اور (غیر یہودی) قومیں ان کو اپنے مسکن تک لے جائیں گی۔ خاندان اسرائیل ان (غیر یہودیوں) کو خدا کی زمینوں پر اپنا غلام اور کنیز بنالیں گے۔ اور بنی اسرائیل اپنے اسیر کرنے والوں کو اسیر اور اپنے اوپر ظلم ڈھانے والوں پر حکمرانی کریں گے۔(۸)

(۱) سفر تثنیہ، باب ۱۴، آیت ۲۱ (۲) سفر نحمیا، باب ۱۳، آیت ۲۵
(۳) سفر خروج، باب ۲۳، آیت ۳۱ (۴) سفر تثنیہ، باب ۱، آیت ۷-۸
(۵) مزامیر، باب ۲، آیت ۸-۹ (۶) سفر حزقیال، باب ۳۹، آیت ۱۸
(۷) سفر تثنیہ، باب ۲۰، آیت ۳ (۸) اشعیا، باب ۱۴، آیت ۱ تا ۳

## تلمود [1]

یہودی ''خاخاموں'' نے برسوں توریت پر مختلف خودساختہ شرحیں اور تفسیریں لکھی ہیں۔ ان تمام شرحوں اور تفسیروں کو خاخام ''یوخاس'' نے ۱۵۰۰ء میں جمع بندی کر کے اس میں کچھ دوسری کتابوں کا جو ۲۳۰ء اور ۵۰۰ء میں لکھی گئی تھیں، اضافہ کر دیا۔ اس مجموعہ کو ''تلمود''، یعنی تعلیم دیانت وآداب یہود کے نام سے موسوم کیا گیا۔

یہ کتاب یہودیوں کے نزدیک بہت تقدس کی حامل ہے اور توریت وعہد عتیق کے مساوی حیثیت رکھتی ہے (بلکہ توریت سے بھی زیادہ اہمیت کی حامل ہے جیسا کہ گرافٹ نے کہا ہے: جان لو کہ خاخام کے اقوال پیغمبروں سے زیادہ بیش قیمت ہیں)۔

یہودیوں کی خود پرستی اور انسانیت مخالف یہودی عقائد سے آشنائی کے لئے اس کتاب کے چند جملے نقل کئے جارہے ہیں:[۳۵]

۱۔ دن ۱۲ گھنٹوں پر مشتمل ہے۔

شروع کے ۳ گھنٹوں میں خدا شریعت کا مطالعہ کرتا ہے۔

اس کے بعد ۳ گھنٹے احکام صادر کرنے میں صرف کر دیتا ہے۔ پھر تین گھنٹے دنیا کو روزی دیتا ہے۔

اور آخری ۳ گھنٹے سمندری حوت جو مچھلیوں کی بادشاہ ہے، کے ساتھ کھیل کود میں مصروف رہتا ہے۔

جب خدا نے ہیکل کو برباد کرنے کا حکم دیا، غلطی پر تھا۔ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے رو پڑا اور کہنے لگا:

''مجھ پر وائے ہو کہ میں نے اپنے گھر کو برباد کرنے کا حکم دیا اور ہیکل کو جلوا دیا اور اپنے فرزندوں کو تباہ کروایا۔''

خدا یہود کو اس حالت میں مبتلا کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ پشیمان ہے اور ہر روز اپنے چہرہ پر تھپڑ مارتا ہے اور گریہ وزاری کرتا ہے۔ کبھی کبھی اس کی آنکھوں سے آنسو کے قطرے سمندر میں گر جاتے ہیں اور اتنی زوردار آواز ہوتی ہے کہ ساری دنیا اس کے گریہ کی آواز سنتی ہے، سمندر کا پانی متلاطم ہو جاتا ہے اور زمین لرز اٹھتی ہے۔

خداوند عالم بھی احمقانہ افعال، غیظ وغضب اور جھوٹ سے امان میں نہیں ہے۔ (العیاذ باللہ)

۲۔ بعض شیطان، آدم کی اولاد ہیں، آدم کی ایک زوجہ ''لیلیث'' شیطان تھی جو ۱۳۰ سال تک آدم کی شریک حیات رہی، اسی کی نسل سے شیطان پیدا ہوئے ہیں۔

حوا سے ۱۳۰ سال کی مدت میں شیطان کے علاوہ کچھ بھی پیدا نہیں ہوا اس لئے کہ وہ بھی ایک شیطان کی زوجہ تھی۔

انسان شیطان کو قتل کر سکتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ عید کے موقع پر آمادہ کی گئی روٹی کے خمیر سے اچھی طرح استفادہ کرے (عید کی روٹی کا خمیر غیر یہودی کے خون سے آمادہ کیا جاتا ہے)۔

۳۔ یہودیوں کی روحیں غیروں کی روحوں سے

---

(۱) یہ یہودیوں کی ایک وحشتناک کتاب ہے جو حقیقتاً چند جلدوں سے زیادہ پر مشتمل نہیں تھی مگر بعد میں اس میں ۱۲ جلدیں مزید اضافہ کر دی گئیں اور آج یہ کتاب ۳۶ جلدوں پر مشتمل ہے۔ تلمود یہودیوں کی شرارتوں کا خزانہ ہے۔

افضل ہیں اس لئے کہ یہودیوں کی روح خداوند عالم کا جزء ہیں! اسی طرح جس طرح بیٹا باپ کا جزء ہوتا ہے۔ یہودیوں کی روحیں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں اس لئے کہ غیروں کی روحیں شیطانی اور حیوانات کی ارواح کے مانند ہیں۔

غیر یہودی کا نطفہ بقیہ حیوانات کے نطفہ کی طرح ہے۔

۴۔ بہشت یہودیوں سے مخصوص ہے اور ان کے علاوہ کوئی بھی اس میں داخل نہیں ہوسکتا لیکن عیسائیوں اور مسلمانوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ گریہ وزاری کے علاوہ ان لوگوں کے نصیب میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس کی زمین بہت زیادہ تاریک اور بدبودار مٹی کی ہے۔

کوئی پیغمبر مسیح کے نام سے مبعوث نہیں ہوا ہے۔ اور جب تک اشرار (غیر یہودیوں) کا خاتمہ نہیں ہوجاتا اس وقت تک مسیح ظہور نہیں کرے گا، جب وہ آئے گا تو زمین سے روٹی کا خمیر اور ریشمی لباس اگیں گے۔ یہ وہ موقع ہوگا جب یہودیوں کا تسلط اور بادشاہی ان کو واپس ملے گی، اور تمام اقوام وملل مسیح کی خدمت کریں گی، اس وقت ہر یہودی کے پاس دو ہزار آٹھ سو غلام ہوں گے۔

۵۔ یہودیوں پر لازم ہے کہ دوسروں کی زمینوں کو خرید یں تا کہ کوئی اور کسی چیز کا مالک نہ ہو اور اقتصادی طور پر یہودی تمام غیروں پر مسلط ہوسکیں، اور اگر غیر یہودی کبھی یہودیوں پر غلبہ حاصل کرلے تو یہودیوں کو چاہئے کہ اپنے آپ پر گریہ کریں، اور کہیں ہم پر ملامت ہو یہ کیا عار وننگ ہے کہ ہم دوسروں کے ہاتھوں ذلیل ہو رہے ہیں۔

اس سے پہلے کہ یہودی اپنی عالمی حکومت اور بین الاقوامی غلبہ کو حاصل کرلیں ضروری ہے کہ عالمی جنگ برپا ہوجائے، اور دو تہائی انسان نابود ہوجائیں۔ سات سال کی مدت میں یہودی جنگی اسلحوں کو جلا ڈالیں گے، اور بنی اسرائیل کے دشمنوں کے دانت بائیس۲۲ بالشت (جو عام طور پر دانتوں کی مقدار سے ایک ہزار تین سو بیس گنا زیادہ ہے) ان کے منھ سے باہر نکل آئیں گے۔ جس وقت حقیقی مسیح دنیا میں قدم رکھے گا یہودیوں کی دولت اتنی ہوجائے گی کہ اس کے صندوقوں کی چابیاں تین سو گدھوں سے کم پر نہیں ڈھوئی جاسکیں گی۔

عیسائیوں کو قتل کرنا ہمارے مذہبی واجبات میں سے ہے اور اگر یہودی ان کے ساتھ کوئی پیمان باندھیں تو اس کو وفا کرنا ضروری نہیں ہے۔ نصرانی مذہب کے رؤسا پر جو یہودیوں کے دشمن ہیں، ہر روز تین مرتبہ لعنت کرنا ضروری ہے۔

یسوع ناصری (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو جس نے پیامبری کا دعویٰ کیا تھا اور نصرانی (عیسائی) اس کے دھوکے میں آگئے تھے، اپنی ماں مریم کے ساتھ جس نے باندار نامی مرد سے زنا کے ذریعہ اس کو پیدا کیا تھا، جہنم میں جلایا جائے گا العیاذ باللہ۔ نصرانیوں کا کلیسا جس میں آدمیوں کے روپ میں کتے بھونکتے ہیں، کوڑے خانے کے جیسے ہیں۔

۶۔ اسرائیلی، خدا کے نزدیک ملائکہ سے زیادہ محبوب اور معتبر ہیں۔ اگر غیر یہودی، یہودی کو مارے تو ایسے ہے جیسے اس نے عزت الٰہیہ کے ساتھ جسارت کی ہو اور

ایسے شخص کی سزا موت کے علاوہ کچھ اور نہیں ہوسکتی لہٰذا اس کو قتل کر دینا چاہئے۔

اگر یہودی نہ ہوتے تو زمین سے برکتیں اٹھا لی جاتیں، سورج نہ نکلتا اور نہ آسمان سے پانی برستا۔ جس طرح انسان حیوانوں پر فضیلت رکھتا ہے، یہودی دوسری اقوام پر فضیلت رکھتا ہے۔

غیر یہودی کا نطفہ گھوڑے کے نطفہ کی طرح ہے۔

اجنبی (غیر یہودی) کتوں کی طرح ہیں۔ ان کے لئے کوئی عید نہیں ہے اس لئے کہ عید کتوں اور اجنبیوں کے لئے خلق ہی نہیں ہوئی ہے۔

کتا غیر یہودیوں سے زیادہ بافضیلت ہے اس لئے کہ عید کے موقعوں پر کتے کو روٹی اور گوشت دیا جانا چاہئے لیکن اجنبیوں کو روٹی دینا حرام ہے۔

اجنبیوں کے درمیان کسی طرح کی کوئی رشتہ داری نہیں ہے۔ کیا گدھوں کے خاندان اور نسل میں کسی طرح کی قرابت اور رشتہ داری کا وجود ہے؟

اجنبی (غیر یہودی) خدا کے دشمن ہیں اور سور کی طرح ان کو قتل کر ڈالنا مباح ہے۔

اجنبی یہودیوں کی خدمت کرنے کے لئے انسان کی صورت میں خلق ہوئے ہیں۔

یسوع مسیح کافر ہے اس لئے کہ دین سے مرتد اور بتوں کی پرستش میں مبتلا ہوگیا تھا۔ ہر عیسائی جو یہودی مذہب نہ اختیار کرے دشمن خدا، بت پرست اور عدالت سے خارج ہے اور ہر انسان جو غیر یہودی کے ساتھ ذرا سی بھی مہربانی کرے، عادل نہیں ہے۔

غیر یہودیوں کو دھوکا دینا اور ان کے ساتھ فریب دہی کرنا منع نہیں ہے۔

کفار (غیر یہودیوں) کو سلام کرنا برا نہیں ہے اس شرط کے ساتھ کہ در پردہ اس کا مضحکہ اڑائے۔

۷۔ چونکہ یہودی عزت الٰہیہ کے ساتھ مساوات رکھتے ہیں لہٰذا دنیا و مافیہا ان کی ملکیت ہے اور ان کو حق ہے کہ وہ جس چیز پر چاہیں تصرف کریں۔

یہودی کے اموال کی چوری حرام ہے لیکن غیر یہودی کی کوئی بھی چیز چرائی جاسکتی ہے اس لئے کہ دوسروں کا مال سمندر کے ریت کی طرح ہے جو پہلے اس پر ہاتھ رکھ دے وہی اس کا مالک ہے۔

یہودی شوہر دار عورتوں کی طرح ہیں جس طرح عورت گھر میں آرام کرتی ہے اور گھر کے باہر کے امور میں شوہر کے ساتھ شریک ہوئے بغیر شوہر اس کے اخراجات برداشت کرتا ہے اسی طرح یہودی بھی آرام کرتا ہے دوسروں کو چاہئے کہ اس کو روزی فراہم کریں۔

۸۔ اگر یہودی اور اجنبی شکایت کریں تو یہودی کے حق میں فیصلہ کیا جانا چاہئے چاہے وہ باطل پر ہی کیوں نہ ہو۔

تمہارے لئے جائز ہے کہ کسٹم کے عہدیداروں کو دھوکا دو اور ان کے سامنے جھوٹی قسم کھاؤ۔ خاخام (صموئیل) سے سبق لو کہ صموئیل نے ایک اجنبی سے ایک سونے کا پیالہ چار درہم میں خریدا مگر بیچنے والا اس کے سونا ہونے کے بارے میں نہیں جانتا تھا اس کے باوجود اس نے اس کا ایک

درہم بھی چرالیا۔

سود کے ذریعہ دوسروں کا مال ہڑپ جانا کوئی عیب نہیں ہے اس لئے کہ خداوند غیر یہودیوں سے سودخوری کا تم کوحکم دیتا ہے۔

جو یہودی نہ ہواس کو قرض نہ دوسوائے اس کے کہ اس سے سود لو۔ اس صورت کے علاوہ غیر یہودیوں کو قرض دینا جائز نہیں ہے اور ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ غیر یہودیوں کو نقصان پہنچائیں۔

دوسروں کی زندگی وحیات تک یہودیوں کی ملکیت ہے ان کے اموال کس شمار وقطار میں ہیں۔ جب بھی کسی غیر یہودی کو پیسے کی ضرورت ہوتو اس سے اتنا زیادہ سود لینا چاہئے کہ وہ اپنی تمام دولت کو کھو بیٹھے۔

۹۔ غیر یہودی کتنا ہی نیک اور اچھے کردار کا مالک ہواس کو مارڈالنا چاہئے۔

غیر یہودی کو نجات دینا حرام ہے۔ یہاں تک کہ اگر وہ کنویں میں گر جائے تو فوراً اس کنویں کو پتھر سے پر کردو۔

اگر کسی اجنبی (غیر یہودی) کو مارڈالے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے راہ خدا میں قربانی کی ہو اور اگر ایک یہودی غیر یہودی کی مدد کرے تو اس نے ایک ایسے گناہ کا ارتکاب کیا ہے جو نا قابل عفو وبخشش ہے۔

اگر غیر یہودی دریا میں ڈوب رہا ہو تو اسے نجات نہ دو اس لئے کہ وہ سات قومیں جو سرزمین کنعان میں تھیں اور یہودی ان کو مارڈالنے پر مامور ہوئے تھے سب کے سب قتل نہیں کئے جاسکے تھے ممکن ہے کہ یہ ڈوبنے والا شخص انھیں میں سے ایک ہو۔

جہاں تک تمہارے امکان میں ہو غیر یہودیوں کو قتل کرو اور اگر تم نے کسی غیر یہودی کو قتل کرنے پر قدرت حاصل کرنے کے بعد اس کو قتل نہ کیا تو گناہ انجام دیا ہے۔

عیسائی کو ہلاک کرنا ثواب ہے اور اگر کوئی اس کے قتل پر قادر نہ ہو تو کم از کم اسے اس کی ہلاکت کے اسباب ضرور فراہم کرنا چاہئیں۔

جو لوگ مرتد ہوں (یعنی جو یہودی آئین کی خلاف ورزی کریں) اجنبی ہیں اور ان کو پھانسی دینا لازم ہے سوائے اس کے کہ دوسروں کو دھوکہ دینے کے لئے مرتد ہوئے ہوں۔

۱۰۔ غیر یہودیوں کی ناموس پر تصرف اور ان کی آبروریزی میں کوئی قباحت نہیں ہے اس لئے کہ کفار حیوانوں کے مانند ہیں اور حیوانات کے درمیان کوئی شادی بیاہ کا رواج نہیں ہوتا ہے۔

یہودیوں کو حق ہے کہ غیر مومن (غیر یہودی) عورتوں کو بالجبر حاصل کرلیں اور غیر یہودی کے ساتھ زنا اور لواط کی کوئی سزا نہیں ہے۔

یہودی کے لئے کوئی قباحت نہیں ہے کہ وہ اپنے مال اور شہوات کے سامنے سرتسلیم خم کردے (اسی میں مبتلا ہوجائے۔)

۱۱۔ قسم کھانا جائز ہے مخصوصاً غیر یہودی کے ساتھ معاملے کی صورت میں۔

قسم کھانے کا اصول جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے

شریعت نے بیان کیا ہے لیکن یہ اصول کفار (غیر یہودیوں) کے لئے نہیں ہیں کیونکہ وہ انسان نہیں ہیں۔ جھوٹی گواہی بھی دینا جائز ہے (باوجودیکہ جانتا ہو کہ حق یہودی کے ساتھ ہے مگر جھوٹی گواہی دے سکتا ہے) چنانچہ لازم ہے کہ اگر بیس جھوٹی قسمیں بھی کھانی پڑیں تو بھی اپنے یہودی بھائی کو خطرہ میں نہ ڈالو۔ یہودیوں پر لازم ہے کہ ہر روز تین مرتبہ عیسائیوں پر لعنت کریں اور ان کی نابودی کے لئے خدا سے دعا کریں۔

ہم پر لازم ہے کہ نصاریٰ کے ساتھ حیوانات جیسا سلوک روا رکھیں۔

نصرانیوں کے کلیسا گمراہوں کا مسکن ہیں اور ان کو ڈھانا واجب و لازم ہے۔

۱۲۔ ہم خدا کی منتخب کردہ قوم ہیں لہٰذا ہمارے لئے انسانوں کی شکل میں حیوانات خلق ہوئے ہیں اس لئے کہ خدا جانتا ہے کہ ہم کو دو طرح کے حیوانات کی ضرورت ہے ایک بے زبان اور بے شعور حیوانات مثلاً چوپائے اور دوسرے باشعور اور زبان رکھنے والے حیوانات مثلاً عیسائی، مسلمان اور بودھ مذہب کے پیروکار، ان تمام حیوانات پر سواری کرنے کے لئے خداوند عالم نے ہم کو تمام دنیا میں متفرق کر دیا ہے تاکہ اپنی خوبصورت اور حسین و جمیل بیٹیوں کو غیر یہودی بادشاہوں اور سلاطین کو دے کر دنیا پر حکومت کر سکیں۔

ان تمام چیزوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیت ایک ایسا خطرناک گروہ ہے جو عوام کو دھوکہ دے کر دنیا پر حکومت کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے جس نے آج خود کو ایک مذہب کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔[۳۶]

## یہودیوں کے مظالم

یہودیوں کی دو عیدیں ہیں جن میں خون پینا ضروری ہے۔

۱۔ مارچ میں عید پوریم (Purim)

۲۔ اپریل میں عید فصح (Passover)[۳۷]

۳۔ ہر سال متعدد افراد ان دو مقدس عیدوں کی قربانی ہو جاتے ہیں۔ یہاں پر ان قربانیوں کے کچھ نمونے پیش کئے جا رہے ہیں:

۱۔ ۱۸۴۰ء کی بات ہے اٹلی کے ایک کشیش اپ، فرانسو، انطون توما اپنے ملازم کے ساتھ گھر سے باہر آئے اور غائب ہو گئے۔

حکومت کی طرف سے تحقیقات شروع ہوئیں تو معلوم ہوا کہ یہودیوں کے ہاتھوں بیچارہ کشیش قتل کیا جا چکا ہے۔

سلیمان سرتراش جو ملزموں میں سے ایک ہے، اپنے اعترافات میں اس طرح بیان کرتا ہے: رات کا پہلا پہر تھا کہ داؤد ہراری کا ملازم میرے پاس آیا اور کہنے لگا فوراً داؤد کے گھر پہنچ جاؤ۔ میں فوراً داؤد کے گھر کی جانب روانہ ہو گیا، داؤد کے گھر پر ہارون ہراری، اسحاق ہراری، یوسف ہراری، یوسف لینیودہ، خاخام موسیٰ ابوالعافیہ، خاخام موسیٰ بخوریودا مسلونکی اور داؤد ہراری (صاحب خانہ) موجود تھے جیسے ہی میں گھر میں داخل ہوا اور میں نے توما کشیش کو دست و پابستہ حالت میں دیکھا ویسے ہی سمجھ گیا کہ مجھے کس لئے بلایا گیا ہے۔ بہرحال میرے پہنچتے ہی گھر کے دروازے بند

کر دیئے گئے اور ایک بڑا سا طشت لایا گیا اور مجھ سے کہا گیا کہ کشیش کو مار ڈالوں لیکن میں نے انکار کر دیا۔

داؤد نے کہا: اچھا ایسا کرو کہ تم اور دوسرے لوگ اس کے سر کو پکڑ لو تا کہ میں اس کا کام تمام کردوں۔

کشیش کو لایا گیا اور زمین پر ڈھکیل دیا گیا اور بغیر اس کے کہ اس کے خون کا ایک قطرہ بھی زمین پر گرتا اس کا سر تن سے جدا کر دیا گیا۔

اس کے بعد ہم نے اس کے بے جان جسم کو گودام میں لے جا کر جلا دیا۔

پھر اس کے باقی بچے کھچے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تھیلوں میں بھر کر بازار کے پاس دفن کر دیا۔ ہمارا یہ کام جب ختم ہو گیا تو کشیش کے ملازم کو لالچ دے کر چپ کرا دیا گیا۔

پولس انسپکٹر نے سوال کیا:

س: اس کی ہڈیوں کا کیا کیا؟

ج: ہاونگ دستہ سے پیس ڈالا۔

س: اس کے سر کا کیا کیا؟

ج: ہاونگ دستہ سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

س: اس کی آنتیں کیا کیں؟

ج: ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے قریب کے ایک مقام پر دفن کر دیا۔

پھر پولیس انسپکٹر نے اسحاق ہراری سے سوال کیا:

س: سلیمان کے اعتراف پر تم کو کوئی اعتراض ہے؟

ج: سلیمان نے جو کچھ کہا وہ صحیح ہے لیکن تم اس عمل کو جرم نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہمارے مذہب میں اس عید کے اعمال میں غیر یہودی کے خون سے استفادہ شامل ہے۔

س: تم نے پادری کے خون کا کیا کیا؟

ج: ایک شیشی میں جمع کر کے خاخام موسی ابوالعافیہ کو دے دیا۔

س: تمہاری مذہبی رسومات میں خون کو کس چیز میں استعمال کیا جاتا ہے؟

ج: عید کی روٹی کے خمیر میں۔

س: کیا تمام یہودیوں کو اس روٹی سے استفادہ کرنا ضروری ہے؟

ج: نہیں لیکن ایک ایسی روٹی بڑے خاخام کے پاس ہونا ضروری ہے۔

۲۔ ۱۸۲۳ء میں عید فصح کے موقع پر سابقہ روس کے شہر Valisob میں ایک دو سال کا بچہ غائب ہو گیا۔ ایک ہفتہ کی تحقیق اور تفتیش کے بعد اس کا بے جان جسم شہر کے باہر ایک مقام پر پایا گیا۔ باوجود اس کے کہ اس کے جسم پر کیلوں اور سوئیوں کے نشانات واضح تھے لیکن خون کا ایک قطرہ بھی اس کے لباس پر موجود نہ تھا۔ بعد کی معلومات کے مطابق اس کے جسم کو قتل کے بعد دھویا گیا تھا۔

ایک عورت نے جو تازہ یہودی ہوئی تھی [1] اور اس قضیہ کے ملزموں میں سے تھی، اس طرح بیان دیا:

---

(۱) یہودی مذہب کے مطابق ایک غیر یہودی یہودی مذہب نہیں اختیار کر سکتا۔ صرف وہی شخص اصلی یہودی ہو سکتا ہے جو یہودی ماں کے ذریعہ متولد ہوا ہو لیکن اس بات کو ظاہر نہیں کرتے اور دوسروں کو یہودی بنا کر ان کو اپنے مقاصد کے حصول کے لئے مہرہ بناتے رہتے ہیں۔

یہودیوں کی طرف سے ہم کو ذمہ داری سونپی گئی تھی کہ اس عیسائی بچہ کو اغوا کر کے ایک معینہ وقت پر کسی ایک کے گھر پہنچا دیں۔ جب ہم اس بچہ کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے تو تمام لوگ ایک میز کے اطراف میں بیٹھے ہوئے ہماری راہ دیکھ رہے تھے۔

بچے کو میز پر رکھ کر اس کو چاکلیٹ اور بسکٹ میں مشغول کر دیا گیا۔

بیچارہ تنہا بچہ ابھی کھانے میں ہی مشغول تھا کہ ان میں سے ایک نے ایک لمبی اور نوکیلی کیل اس کی ران میں چبھو دی۔ بچے کی دل دہلا دینے والی چیخ بلند ہوگئی وہ دہلا ہوا ان میں سے ایک کی طرف بڑھا اس نے بھی اس پر ذرا سا بھی رحم نہیں کیا اور ایک لمبی سوئی کے ذریعہ جو اس کے ہاتھ میں تھی بچے کی کمر کو زخمی کر دیا۔ بچہ دوبارہ چیخ پڑا اور تیسرے شخص کی طرف لپکا اس نے بھی اس کا سینہ چھید ڈالا۔ الغرض اس کے جسم میں اتنی سوئیاں اور کیلیں چبھوئی گئیں کہ وہیں پر اس کا دم نکل گیا پھر اس کے خون کو ایک شیشی میں جمع کر کے بڑے خاخام کے سپرد کر دیا گیا۔

۳۔ گرمیوں کی تپتی دوپہر میں یہودیوں نے ایک مسلمان فلسطینی کے گھر پر حملہ کر دیا۔ اس واقعہ کے بارے میں اس گھر کی بڑی بیٹی اس طرح بیان کرتی ہے:

جس وقت یہودی سپاہی ہمارے گھر میں داخل ہوئے میں اس قدر ڈر گئی تھی کہ قریب تھا کہ ہلاک ہو جاؤں میری چھوٹی بہن ایک کونے میں گھس گئی۔ میرے ماں باپ چیخ رہے تھے مگر کوئی مدد کرنے والا نہ تھا۔

وحشی درندے اور حیوان صفت یہودیوں نے میری ماں کو پکڑ لیا اور ان کے مخصوص مقام پر کئی گولیاں داغ دیں!!! پھر میرے باپ کو لاتوں اور گھونسوں اور بندوقوں کے کندوں سے مار مار کر ختم کر دیا اور میرے ہاتھ پیر باندھ کر کھینچتے ہوئے گھر سے باہر لے آئے۔

وہ کہتی ہے کہ مجھے نہیں پتہ کہ میری چھوٹی بہن پر کیا گذری مجھ کو کچھ یہودی درندوں کے ساتھ ایک ٹرک کے پیچھے سوار کر دیا گیا۔ ہم نامعلوم منزل کی جانب چل پڑے۔ وہ درندے راستہ میں میری آبروریزی کی کوشش کرنے لگے۔ میں نے ان کا مقابلہ کیا لیکن مجھے بے ہوش کر دیا گیا۔ جب میں ہوش میں آئی تو میرا سب کچھ لوٹا جا چکا تھا میری آبرو اور عفت میرے ہاتھ سے جا چکی تھی۔

مسلمانوں کی حالت کیا ہوگئی ہے۔ اس کی بے غیرتی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ یہودی درندے اس کی ناموس کی آبروریزی کرتے ہیں اور مسلمان زندہ ہے، صرف زندہ ہی نہیں بلکہ اپنے عشرت کدوں میں بیٹھا خواب خرگوش کے مزے لے رہا ہے!!!!! اس سے بڑی ذلت اور کیا ہوگی۔

حالانکہ مسلمانوں کو ایسے عظیم ذلت بار سانحوں پر موت کو ہزار بار ترجیح دینا چاہئے اور اٹھ کھڑے ہونا چاہئے۔

جب معاویہ کے لشکر نے شہر انبار پر حملہ کیا تھا اور مسلمان اور کافروں کی عفت کو پائمال کیا تھا تو اس موقع پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام منبر پر تشریف لے گئے تھے

اورفرمایا تھا: ''خدا کی قسم! اگر کوئی اس سانحہ کو سننے کے بعد مرجائے تو میں اس پر ملامت نہیں کروں گا۔'' نہیں معلوم کہ اگر آج حضرت علی علیہ السلام ہوتے اور اس قصہ کو سنتے تو کیا فرماتے اور کیا کرتے............

❁❁❁

**حواشی**

| | | |
|---|---|---|
| [۱] سفر پیدائش، اصحاح اول، آیت ۳۶ | [۲] سفر دانیال، اصحاح ہفتم | [۳] سفر خروج، اصحاح ۲۴ |
| [۴] سفر پیدائش، اصحاح ۳ | [۵] سفر خوج، اصحاح ۱۹ ومزامیر ۱۳۲، آیت ۱۳ | [۶] سفر خروج، اصحاح ۱۲، آیت ۱۲ |
| [۷] سفر پیدائش، اصحاح ۳ | [۸] سموئیل اول، اصحاح ۲، آیت ۳۰ | [۹] سموئیل اول، اصحاح ۱۵، آیت ۱۰ |
| [۱۰] سفر پیدائش، باب ۸ | [۱۱] سفر پیدائش، باب ۳۴ | [۱۲] سفر پیدائش، اصحاح ۱۸، آیت |
| اول اور اصحاح ۱۹، آیت اول | [۱۳] سفر پیدائش، اصحاح ۳، آیت ۳۰ | [۱۴] سفر پیدائش، باب ۱۱، آیت ۱۱ |
| [۱۵] سفر پیدائش، اصحاح ۶، آیت ۶ | [۱۶] سموئیل دیم، اصحاح ۱۱، متفرق آیات | [۱۷] سفر پیدائش، اصحاح ۲۹ |
| [۱۸] سموئیل دوم، اصحاح ۱۱ | [۱۹] سفر پیدائش، اصحاح ۲۹ | [۲۰] اول پادشاہان، اصحاح ۱۱ |
| [۲۱] اول پادشاہان، اصحاح ۱۱، آیت ۱ | [۲۲] اول پادشاہان، باب ۱۱ | [۲۳] سفر خروج، اصحاح ۴، مختلف آیات |
| [۲۴] اعداد اصحاح ۳۱، مختلف آیات | [۲۵] سفر خروج، اصحاح ۳۲، آیت ۳۱ | [۲۶] سفر اشیاء، باب ۲۰، آیت ۲ |
| [۲۷] سفر ارمیا، باب ۲۷ | [۲۸] سفر حزپیال، اصحاح ۴ اور ۵، آیت ۱۱ اور ۱۲ | [۲۹] سفر یوشع، اصحاح اول |
| [۳۰] سفر خروج، باب ۳۲ | [۳۱] سفر داوران، باب ۱۱ آیت ۱ | [۳۲] سفر پیدائش، اصحاح ۹ |
| [۳۳] اول پادشاہان، اصحاح ۱۳، آیت ۱۱ | [۳۴] سفر پیدائش، اصحاح ۳۲ | [۳۵] ماخوذ از کتاب خطر الیہودیہ العالمیہ |

[۳۶] یہ تمام تعلیمات ۱۹۶۷ء میں یہودیوں کے مسلمانوں کے حملے کے موقع پر عملی صورت میں سامنے آگئیں۔

[۳۷] سر رچرڈ بورٹن کی کتاب یہود۔۔۔۔نور۔۔۔۔اسلام سے ماخوذ (صفحہ ۸۱)